ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

13-OCT-2016

حَسَنَینِ کریمین سے
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس(10) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو (100) رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامت کے دن اسے شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، فی الصلوۃ علی النبی۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۳)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص305)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

جنّتیوں کے سردار!

حضرت سَیِّدُنا حُذیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "ایک بار میں نے اپنی والدۂ ماجدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عَرْض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نمازِ مَغْرِب ادا کروں اور عَرْض کروں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت فرمائیں، حضرتِ سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتدا میں نمازِ مَغْرِب پڑھی، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشا کی ادائیگی سے بھی فارغ ہو

www.dawateislami.net

گئے اور تشریف لے جانے لگے تو میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

نبیّ غیب داں، رسولِ ذیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری آواز سُنی تو فرمایا: کون؟ کیا حذیفہ؟ عرض کی: جی ہاں! اِرشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ **غَفَرَ اللہُ لَکَ وَ لِاُمِّکَ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے! پھر فرمایا: یہ ایک فِرِشتہ ہے، جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، اس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بِشارت دے کہ: "**بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ** یعنی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) جنّتی عورتوں کی سردار ہیں، **وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ** اور حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا) جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب الماقب عن رسول اللہ، باب مناقب حسن بن علی بن ابی طالب، حدیث: ۳۷۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیب دان آقا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نورِ نبوّت سے حَضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو پہچان بھی لیا اور ان کی دلی حاجت بھی مَعْلُوم کرلی کہ یہ کیوں آرہے ہیں؟ اور بغیر ان کے کہے ان کے لیے اور ان کی والدہ کے لیے دعائے مغفرت بھی فرمادی۔ یقیناً ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دل کی حالت پوشیدہ نہیں ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تو پتھروں کی حالت بھی عیاں ہے، چنانچہ احادیثِ طیّبہ کی سب سے معتبر کتاب "بخاری شریف" میں ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ** یعنی اُحُد پہاڑ ہم سے مَحَبَّت کرتا ہے اور ہم اِس سے مَحبّت کرتے ہیں۔

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب خرص التمر، ج ۱، ص ۵۰۰، حدیث: ۱۴۸۲)

عِلمِ غیبِ مُصطَفٰے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب آقا عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک پتھر کا حال مَعْلُوم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ کس پتھر میں ہم سے کتنی مَحبَّت ہے تو وہ بندۂ مؤمن کے دلی حالات سے بھی یقیناً واقف ہیں، جبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کہے بغیر ہی ان کی دلی خواہش پر مطلع ہو گئے اور ان کے لیے اور ان کی والدہ کے لیے دُعائے مغفرت فرمائی، اس رِوایت کو سُن کر اگر یہ وسوسہ آئے کہ دلوں کے حالات اور کیفیات کا علم تو غیب ہے اور علمِ غیب صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے تو یاد رکھ لیجئے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃ ہے، اس کا علمِ غیب ذاتی یعنی اس کا اپنا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا علمِ غیب ذاتی نہیں بلکہ عطائی یعنی اللہ تَعَالٰی کا دیا ہوا ہے اور انہیں یہ علم ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دیا ہے، تب سے ہے اور جتنا دیا اُتنا ہی ہے، اُس کے دیے بغیر ایک ذرّہ کا بھی علم انہیں حاصل نہیں، لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی انبیا اور اولیاء کو علم عطا فرماتا ہے اور وہ اس علم کو آگے بھی پھیلاتے ہیں، چنانچہ علمِ غیبِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں قرآنِ پاک میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (پارہ:۳۰، سورۃ التکویر:۲۴)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازِن میں ہے: (اس آیت سے) مُراد یہ ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس علمِ غیب آتا ہے تو لوگوں پر اُسے بیان کرنے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بتاتے ہیں۔ (خازن، ۴/۳) اِس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی، جو خود بھی جانتا ہو۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "حدائقِ بخشش شریف" میں کیا خوب فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا

جب نہ خُدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

شرحِ کلامِ رضا:

یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی شان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے، وہ بھی اپنے فضل وکرم سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح نِہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں بار دُرُود وسلام کا نزول ہو۔

بچہ بچہ نور کا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایمان افروز حدیثِ پاک سے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی کی شانِ عظمت نشان کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی شان وشوکت بھی ظاہر ہوئی۔ دونوں شہزادے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھے۔(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنهما، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۲ و ۳۷۴۸ ملتقطا)

حضرت سیّدنا عُقْبہ بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عصر پڑھی پھر باہر نکلے، ان کے ساتھ حضرت سیّدنا علیُّ المُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی تھے۔ ایک بار حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرطِ محبت سے انہیں اپنے کندھے پر اُٹھالیا اور فرمایا: میرا باپ ان پر قربان! یہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت رکھتے ہیں، علی سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسکرا رہے تھے۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۲/۴۸۶، حدیث: ۳۵۴۲)

www.dawateislami.net

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص:۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کرم و شفقت کے باغ کے مہکتے پھول ہیں، یہ دونوں سرکارِ کائنات، فخرِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان سے کمال مَحَبَّت تھی، آیئے! اُن کی مَحَبَّت کو پروان چڑھانے اور اپنے پلّے میں نیکیاں لکھوانے کی نِیَّت سے ان کا ذکرِ خیر سنتے ہیں:

نام و کُنْیَت و اَلقاب:

ان دونوں شہزادوں میں سے بڑے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "ابو محمد" ہے۔ لقب "تَقِی و سَیِّد" جبکہ عرف "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "سبطِ اکبر" ہے۔ آپ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (یعنی رسولِ خدا کے پھول) اور "آخِرُ الْخُلَفَاءِ بِالنَّصّ" (یعنی حدیثِ پاک کے مطابق آخری خلیفہ) بھی کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادتِ مُبارَکہ 15 رَمَضانُ المُبارَک 3 ہجری کی شَب میں مدینہ ٔطیبہ میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کی چاندی صدقہ کی جائے۔ (تاریخُ الْخُلَفَا، بابُ الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ و روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ۱۳۹/۲)

آپ کا نام اِمامُ الانبیاء، سَیِّدُ الاَسْخِیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی "حسن" رکھا۔ (سوانحِ کربلا، ص ۹۲)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی امامِ عالی مقام، حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ھ کو مدینہ ٔمنورہ میں ہوئی۔ ان کا نام بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے "حُسَین" اور "شَبِّیر" رکھا جبکہ آپ کی کُنْیت "ابوعبداللہ" اور آپ کا لقب بھی "سِبطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ "(یعنی رسولِ خدا کے نواسے) اور "رَیْحَانَةُ الرَّسُوْل "(یعنی رسولِ خدا کے پھول) ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔(اسد الغابة، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔الحسین بن علی، ص۲۵، ۲۶ ملتقطاًوسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔الحسین...الخ، ۴/۴۰۲۔۴۰۴)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی پیدائش کے ساتویں دن، ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذَبْح فرمائیں۔(مصنف عبد الرزاق، باب العقیقہ، ۴/۲۵۴، حدیث:۷۹۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقیقہ کرنا ایک سُنّت عمل ہے۔(فتاوی رضویہ ج۲۰ص۵۸۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عقیقے کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سُنّت اَدا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں (7ویں) یا چودھویں(14ویں) یا اِکّیسویں (21ویں)دن یعنی سات(7) دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہو، اُس دن کو یاد رکھیں، اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہو گا، مثلاً جُمعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں(7واں)دن ہے اور سنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں(7واں)دن جُمعہ ہو گا، پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جُمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں(7ویں) دن کا حساب ضَرور آئے گا۔

(بہارِ شریعت ج۳ص۳۵۶)

عقیقہ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں تو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رِسالے "**عقیقے کے بارے میں سوال جواب**" کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

آقا عَلَیْہِ السَّلَام کی نواسوں سے مَحَبَّت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ عُموماً جب بھی بچہ پیدا ہوتا ہے عقیقہ اس کے والِدَین ہی کرتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت ہوئی تب بھی اور جب حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے تب بھی عقیقہ ان کے والِدَین نے نہیں کیا بلکہ ان کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی اپنے پیارے نواسوں کا عقیقہ فرمایا، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے نواسوں سے کیسی مَحَبَّت فرماتے تھے؟ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہ صرف حَسَنَینِ کَرِیمَین سے پیار اور مَحَبَّت فرماتے تھے بلکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کئی مواقع پر ان کی شان و عظمت کو بھی بیان فرمایا ہے، آیئے "حَسَنَین" کے پانچ (5) حروف کی نسبت سے ان کی عظمت وشان کے مُتَعَلِّق پانچ (5) احادیثِ مُبارکہ سنتے ہیں:

1) امیرُ الموٴمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سرکار (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے کندھوں پر سُوار دیکھا تو کہا: آپ دونوں کی سُواری کیسی شاندار ہے؟ تو نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اور سوار بھی تو کیسے لاجواب ہیں۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ ج۵، ص ۴۳۲، حدیث ۳۸۰۹)

2) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرْشاد فرمایا: **مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ** یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی، اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی اس نے مجھ سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

3) حَسَن اور حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، الحدیث: ۳۷۹۳، ج۵، ص ۴۲۶)

www.dawateislami.net

4) حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں نونہالوں کو سونگھتے اور سینۂ مُبارَک سے لپٹاتے۔(سنن الترمذی،کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی...الخ،الحدیث:۳۷۹۷،ج ۵،ص ۴۲۸)

5) **هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا** یعنی حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو پُھول ہیں۔(ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ ج ۵، ص ۴۲۷، حدیث ۳۷۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کیسی کمال مَحَبَّت واُلفت تھی، وہ لوگ جو اپنے بچوں سے اِس وجہ سے پیار و مَحَبَّت سے پیش نہیں آتے کہ کہیں ان کا رُعب و دبدبہ ختم نہ ہو جائے، ان کے لیے آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ عمل درسِ نصیحت ہے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدِ کائنات ہونے کے باوجود بھی اپنے نواسوں کو کندھوں پر سوار فرماتے تھے، آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حَسَنَینِ کَرِیمَین کی محبت کو اپنی مَحَبَّت قرار دیا اور حَسَنَینِ کَرِیمَین سے دشمنی کو خود سے دشمنی قرار دیا، اپنی اولاد کو چُومنا، خُود سے چمٹانا، کندھوں پر سوار کرنا اور اُنہیں سینے سے لگانا یہ تو ہوتا ہی ہے لیکن آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سُونگھا بھی کرتے اور فرماتے حسن و حسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دنیا میں جنت کے پھول ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، باب مناقب اہل بیت النبی، الفصل الاول، ۸ / ۴۶۲)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجئے رضاؔ کو حشر میں خَنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش، ص:۷۷)

شرحِ کلامِ رضا:

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پُھول

www.dawateislami.net

فرمایا یعنی حضرت امامِ حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کے صدقے میں رَضا کو میدانِ محشر میں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے بچا کر مسکراتے (یعنی کھلتے) ہوئے پھول کی طرح کر دیجئے۔

(شرح حدائقِ بخشش، ص:۲۱۷، ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیت کی مَحَبَّت ایمان کا جُز ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد سے بڑھ کر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھے، کیونکہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَحَبَّت ہی اصلِ ایمان ہے، اس کے بغیر دعوئ ایمان ہر گز قابلِ قبول نہیں، آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت یہ بھی ہے کہ بندہ اُن تمام لوگوں سے بھی مَحَبَّت کرے اور ان کا ادب و احترام کرے جن کو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت و تعلق حاصل ہے۔

یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود حدیثِ پاک میں اپنی اولاد کو اہلِ بیتِ کرام کی محبت سکھانے کی ترغیب مَوجُود ہے، چنانچہ

www.dawateislami.net

آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: "اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ یعنی اپنے بچوں کو تین(3) چیزیں سکھاؤ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ اپنے نبی کی مَحبَّت، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ اور اہل بیت کی مَحبّت، وَقِرَاءَ ۃِ الْقُرْاٰنِ اور قرآنِ پاک پڑھنا۔ (الصواعقُ المُحرقہ، المقصدُ الثانی فیماتضمنتہ تلک الآیۃ من طلب محبۃ آلہ، ص ۱۷۲)

اِس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اَہلِ بیتِ کرام سے کس قَدر مَحبَّت فرماتے کہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس بات کی تعلیم اِرْشاد فرمارہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اَہلِ بیت سے مَحبَّت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اَہل بیت کی مَحبَّت پیدا کرو تاکہ ان کا شُمار بھی نَجات یافتہ لوگوں میں ہو۔ ایک اور مقام پر تو آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اہلِ بیتِ کرام کی مَحبَّت کو اِیمانِ کامل کے لیے شرط قرار دیا۔ چنانچہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور میری اَولاد اس کو اپنی جان سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اُن کو اپنے اہل سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہوں اور میری ذات اس کو اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی حب النبی، فصل فی براءتہ فی النبوۃ، الحدیث: ۱۵۰۵، ۱۸۹/۲)

اِیماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری محبت تِری عِتْرَت کی وِلا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مؤمنِ کامل بننے اور اُخروی نجات پانے کے لیے اہلِ بیتِ کرام کی مَحبَّت بہت ضروری ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحبَّت** رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت ہے، **اہلِ بیت کی مَحبَّت** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پانے کا سبب ہے،

www.dawateislami.net

اہلِ بیت کی مَحَبَّت ایمانِ کامل کی نشانی ہے، **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** دونوں جہاں کی کامیابی پانے کا سبب ہے، **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** خاتمہ بالخیر کا ذریعہ ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** سچے عاشقِ رسول ہونے کی علامت ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** غلامیِ مُصطَفٰے کی سند ہے۔ اَلْغَرَض! **اہلِ بیت** سے مَحَبَّت رکھنا بہت بڑی سعادت اور دائمی نجات کا سبب ہے، اس لیے ہمیں خود بھی ان سے مَحَبَّت کرنی چاہیے اور اپنی اولاد کو بھی اہلِ بیتِ اَطہار کی مَحَبَّت اور ان کا ادب سکھانا چاہیے، اس کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کو اہلِ بیتِ اَطہار کے واقعات سنائے جائیں، اہلِ بیتِ کرام کی سیرت و کردار سے انہیں آگاہ کیا جائے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا درس دیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے اہلِ بیتِ اَطہار کے مُتَعَلِّق کتب و رسائل شائع کیے ہیں، جن میں سے ایک نہایت ہی پیاری کتاب "شانِ خاتونِ جنَّت" بھی ہے، جس میں شہزادیِ کونین، مخدومہ کائنات، خاتونِ جنَّت حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سیرت و کردار کے رنگ برنگے مدنی پھولوں سے مہکتی خوشبوئیں اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے، اس کے علاوہ رسالہ "حسینی دُولہا"، کراماتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ رسائل بھی مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِنہیں پڑھا (Read) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر پارے، حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شہزادے اور اَمیرُ الْمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے دُلارے (بہت ہی پیارے اور لاڈلے) ہیں، ان کے

فضائل و مناقب بے شمار ہیں، کیوں نہ ہو کہ انہی کا گھرانہ ہی تو ہے جو تمام فضائل و کمالات اور برکات و حسنات کا منبع و مرکز ہے۔ یہ دونوں شہزادے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات کے مظہر اور جامع تھے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اہلِ بیت میں سے حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے تھے،

مَحَبَّت کا نرالا انداز

حَضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام سے نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گیا تو نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو گود میں لیے تھے، مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے، جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گود میں لیے ہیں؟ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے کھولا تو حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آغوش میں تھے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی! میں ان دونوں سے مَحَبَّت کرتا ہوں تُو بھی ان سے مَحَبَّت کر اور جو اِن سے مَحَبَّت کرے اس سے بھی مَحَبَّت کر! (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ، ۵/ ۴۲۷، حدیث ۳۷۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کیسی محبت تھی کہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی موقع پر دونوں شہزادوں کو کتنے مَحَبَّت بھرے انداز میں اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔

خُطبہ چھوڑ دیا

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا ابو بُرَیْدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّم ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اسی دوران حضرت سیدنا امام حَسَن اور سیدنا امام

www.dawateislami.net

حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا تشریف لائے، اُنہوں نے سُرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں کم عمری کی وجہ سے گِرتے پڑتے چلے آرہے تھے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں دیکھا تو مِنْبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں شہزادوں کو اُٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا، پھر فرمایا: اللہ تَعَالٰی کا اِرشاد سچ ہے ﴿اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (پ ۲۸، التغابن: ۱۵) ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ (آزمائش) ہی ہیں۔ ﴿ میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ گِرتے پڑتے آرہے ہیں تو مجھ سے صَبْر نہ ہو سکا، حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اُٹھالیا۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن، ۴۲۹/۵، حدیث ۳۷۹۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس موقع پر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (دونوں شہزادوں کو) حاضرین میں سے کسی سے نہ منگایا، نہ کسی اور کی گود میں بٹھایا، بلکہ خُود مِنْبر شریف سے اُتر کر خُطبہ چھوڑ کر بچوں کے پاس گئے، اُنہیں اُٹھا کر لائے اپنے برابر بٹھایا، یہ ہے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی انتہائی مَحَبَّت ان دونوں سے ۔(نیز) اس آیتِ کریمہ میں "فِتْنَةٌ" بمعنٰی آفت یا مصیبت نہیں، بلکہ بمعنٰی محنت یا آزمائش ہے، اللہ تَعَالٰی ان کے ذریعے مؤمن کو ثواب دیتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴۷۸/۸)

تربیتِ اولاد کی اہمیت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَولاد کی تربیت ایک آزمائش سے کم نہیں ہے، اگر اِنسان صحیح معنوں میں شریعت کے عین مُطابِق اپنی اولاد کی تربیت کر جائے تو اولاد اس کے لیے ثوابِ جاریہ کا سبب ہے اور اگر اولاد صحیح تربیت نہ ہونے کے سبب خدانخواستہ گناہوں کی راہ پر چل پڑے تو ایسی اولاد والِدَین کے لیے جہاں دنیا میں رُسوائی کا سبب بن جاتی ہے، وُہیں آخرت میں بھی والِدَین کی پکڑ کا سبب بن سکتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی ہے

www.dawateislami.net

اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، ۲/۴۰۰) اولاد کی صحیح تربیت کرنے کا بہترین وقت بچپن ہوتا ہے۔ جس طرح موم کو کسی بھی سانچے میں ڈھالا جائے تو وہ آسانی سے ڈھل جاتا ہے، اسی طرح بچوں کو ان کی ابتدائی عمر میں جس بھی رنگ میں رنگا جائے، وہ رنگتے چلے جاتے ہیں، کیونکہ بچپن میں اُن کی یاداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے ،اس پر جو لکھا جائے گا،ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا، دیکھا جاتا ہے کہ بچپن کی عادات آخر عمر تک ساتھ رہتی ہیں، اس لیے اگر بچے کو بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کا عادی بنایا جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑے گا، اگر اُسے بچپن ہی سے نماز کی پابندی کرنے، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، فلموں ڈراموں اور گناہوں بھرے مختلف چینلز سے بچنے، ماں باپ اور بڑوں کا ادب و اِحترام کرنے، سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہے گا، اسی طرح اگر اُسے سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے ، سر پر عمامہ باندھنے وغیرہ کا عادی بچپن میں ہی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھے گا بلکہ اس کے یہ اچھے اوصاف اس کے ساتھ رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے! اگر ہماری تربیت بچے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بننے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ یہ اسلام ہی ہے، جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع و فرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت ، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و رُوحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہو جایئے۔

جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دارُالمدینہ کا مختصر تعارف!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں بڑوں کی اصلاح کی کوشش میں ہے، وہیں چھوٹے بچوں کو بھی دینی تعلیم و تربیت کے ذریعے معاشرے کا ایک اہم فرد

بنانے کے لیے بھی مصروفِ عمل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم ہونے والے کئی شعبہ جات جیسے مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور دارُ المدینہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خاص طور پر دارُ المدینہ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جو دِینی و دُنیوی تعلیم کا حسین امتزاج ہے۔ جس میں پڑھنے والا بچہ بڑا ہو کر باوقار مسلمان بن سکتا ہے۔ ”دارُ المدینہ“ کے قیام کا بنیادی مقصد اُمّتِ مصطفٰے کی نئی نسلوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے بھی نماز، روزے کے پابند بنیں، سُنّتوں کے آئینہ دار بنیں، ماں باپ کے فرمانبردار بنیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر بنیں، علمِ دین حاصل کر کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بنیں، تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو ایسا پاکیزہ مدنی ماحول فراہم کریں، جہاں ایسی تربیت کرنے کا اِنتظام ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ اور دارُ المدینہ میں خصوصیت کے ساتھ مدنی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی ہے، یہاں پڑھنے والے طلبائے کرام اور مدنی مُنّوں کو نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لیے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مدنی انعامات** پر عمل کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ لہٰذا آپ بھی اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ اور دار المدینہ میں داخل کروائیے۔ آپ کا بچہ بھی بڑا ہو کر سُنّتوں کا پیکر اور عِلْمِ دِین کا مبلغ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”صدائے مدینہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ”صدائے مدینہ لگانا“ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سیّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تشریف لاتے راستے میں

لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/ ۲۶۳) اور اگر کوئی نمازِ فجر میں غیر حاضر ہوتا تو اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔ چُنانچِہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صُبح کی نَماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں ان کا گھر تھا، اُن کی ماں حضرتِ سیِّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نَماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا؟ انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: صُبح کی نَماز جماعَت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں) (موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰، از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور نماز میں غیر حاضر افراد کی گھر جا کر خیر خبر لیتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صدائے مدینہ لگانے کے ساتھ ساتھ نمازوں کے اوقات میں یہ بھی نوٹ کیا کریں کہ ہمارے محلے کے اسلامی بھائیوں میں سے کون جماعَت سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں؟ اگر کوئی نَمازی کسی نَماز میں غیر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جا کر یا فون کر کے اُس کی خیر خبر بھی لیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں۔ تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہئے، اس سے ہماری مسجدوں کی رونق بحال رہے گی۔ اگر ہماری انفرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نماز کا عادی بن گیا تو یقیناً نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ یہ صدقۂ جاریہ کا سبب بھی بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کامل مسلمان بننے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آچکے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

www.dawateislami.net

مدنی بہار:

مَتھرا(ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مشغلہ تھا، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایاپلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہوگیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہوگئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی انفِرادی کوشِش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے 3 دن کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

لگا فجر میں بھائی گھر گھر میں جا کر
ذرا دِل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائل بخشش مُرتّم، ص369)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَینِ کَرِیمَین کی دلجوئی کے مختلف انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی طبیعت نہایت حساس ہوتی ہے اوران کا دل شیشے سے زیادہ نازک ہوتا ہے۔ اگر بچّوں کو بات بات پر جھڑکا جائے بلکہ انہیں مارا بھی جائے تو ان کی طبیعت میں چِڑچِڑاپن، بدتمیزی اور بدمزاجی جیسی خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں یُوں اس قیمتی ہیرے کی غلط تراش خراش

www.dawateislami.net

اسے بے مول اور بیکار بنا دیتی ہے جبکہ بچوں کی دلجوئی کرنا اور گھل مِل جانا، ان میں خود اعتمادی، برداشت اور حُسنِ اَخلاق جیسے خوب صورت اوصاف پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام بچوں سے بہت پیار فرماتے اور شفقت و مَحَبَّت بھرا سلوک فرماتے جبکہ حضرت سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی دلجوئی فرمانے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انداز ہی نرالے تھے، آیئے ان میں سے چند واقعات سنتے ہیں:

سرکار سجدے کو طویل فرمادیتے:

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد حضرت شَدَّاد بن ھَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مغرب یا عشا کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حسن یا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں سے کسی ایک شہزادے کو اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور شہزادے کو اپنے پاس بٹھا دیا۔ پھر نماز کے لیے تکبیر فرمائی اور نماز شروع کر دی۔ نماز کے دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدہ فرمایا، حضرت سیّدنا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشت مبارک پر سوار ہیں اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ میں ہیں، میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے نماز میں اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہونے لگی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں تھی، میرا بیٹا مجھ پر سوار تھا، مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ میں جلدی کروں اور اس کی دل شکنی ہو۔(نسائی،کتاب التطبیق،باب هل یجوز أن تکون سجدة أطول--الخ، ص۱۹۶،حدیث:۱۱۳۸)

www.dawateislami.net

کیا بات رضاؔ اُس چَمَنِستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسَیْن اور حَسَن پھُول

(حدائقِ بخشش، ص79)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ مَحْبُوب!

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا گیا: اہلِ بیت میں آپ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: ”حسن اور حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا“ مزید فرماتے ہیں: نبیِّ کریم رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرماتے ”میرے بچوں کو میرے پاس لاؤ، پھر انہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔“ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن۔۔۔الخ، ۴۲۸/۵، حدیث:۳۷۹۷)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: محبت کی بہت قسمیں ہیں: اولاد سے محبت اور قسم کی ہے، ازواج سے اور قسم کی، دوستوں سے اور قسم کی۔ اولاد میں حضرات حسنین بہت پیارے ہیں، ازواج میں حضرت عائشہ صدیقہ محبوبہ محبوبِ ربُّ العالمین ہیں، دوست و احباب میں حضرت ابو بکر صدیق بہت پیارے ہیں لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضور انہیں کیوں نہ سُونگھتے وہ دونوں تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول تھے، پھول سُونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا لپٹانا انتہائی محبت و پیار کے لیے تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، ان سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا چمٹانا سنتِ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴۷۷/۸)

جو اپنی زندگی میں سُنّتیں ان کی سجاتے ہیں
انہیں پیارا محمد مصطفٰے اپنا بناتے ہیں

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۹)

حسنینِ کریمین کی حوصلہ افزائی:

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کُشتی لڑ رہے تھے۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے فرما رہے تھے: حسن! حسین کو پکڑ لو۔ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ حَسَن کی حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں حالانکہ یہ بڑے ہیں؟ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسری طرف جبریل امین ہیں جو حُسین کو ایسے ہی کہہ کر حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں، (سیر اعلام النبلاء، الحسن بن علی، ۳۹۲/۴)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

(حدائقِ بخشش، ص77)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بچوں کی دلجوئی کرنا، ان سے شفقت سے پیش آنا اور حوصلہ افزائی کرنا سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک انداز ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت سے پیش آنا چاہئے اور ہر معاملے میں ان کے ساتھ شفقت بھرا برتاؤ کرنا چاہیے ، انہیں اپنے ساتھ کھلانا چاہیے اور انہیں خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا روایت کرتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے "اَلۡفَرَح" کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ

www.dawateislami.net

داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔ (جامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

بچوں سے مَحَبَّت کیجئے!

مَعْلُوم ہوا اپنی اولاد اور بچوں کو خوش کرنا جنّت میں داخلے کا سبب بھی ہے۔ بچے کی نفسیاتی ضروریات میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے مَحَبَّت اور شفقت بھرا برتاؤ کیا جائے، وہ بچے جو ماں باپ کی مَحَبَّت سے محروم رہتے ہیں، بسا اوقات نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا دِکھائی دیتے ہیں، اچھے کھانوں، کپڑوں اور کھلونوں کے بجائے بچے اس بات کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے والِدَین ان پر توجہ دیں اور ان سے مَحَبَّت کریں۔ بعض لوگ اپنے بچّوں کے سامنے مال و اسباب کے توڈھیر جمع کر دیتے ہیں، لیکن انہیں اپنی حقیقی توجہ اور پیار محبت سے محروم رکھتے ہیں، ان کے پاس اس قدر بھی وقت نہیں ہوتا کہ وہ اپنی اولاد سے مَحَبَّت بھری چند باتیں ہی کرلیں۔ اسی طرح بعض والِدَین ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اپنے بچّوں سے بے جا سختی کرتے ہیں، حالانکہ جس طرح ایک بچے کی اَچّھی صحت کے لیے متوازن غذا ضروری ہے، اسی طرح بچّوں کی اچھی تربیت کے لیے والِدَین کا مناسب پیار بھی بہت ضروری ہے۔ آیئے! بچّوں سے محبت کے اِظْہار کے چند طریقے سنتے ہیں:

1. ان کی جائز خواہشات کو اپنی وُسعت کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔
2. ان کی باتوں کو توجہ سے سُننے کی عادت بنائی جائے، بسا اوقات بچے کچھ معلوماتی سُوالات کرتے ہیں، اس موقع پر بھی ان کی پوری بات سُننی چاہیے، اس سے ان کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور مزید سیکھنے کا ذہن بنے گا، جبکہ فضول گفتگو کرنے سے بچپن ہی سے انہیں بچنے کا ذہن دیا جائے۔
3. کوئی بھی اچھا کام سر انجام دینے (مثلاً نماز کی پابندی کرنے، تلاوتِ قرآن کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے وغیرہ) پر انہیں تحائف دیے جائیں یا ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
4. بچوں سے غلطی ہوجانے کی صورت میں انہیں پیار و مَحَبَّت سے ہی سمجھایا جائے۔ بوقتِ

www.dawateislami.net

ضرورت سختی سے بھی کام لے سکتے ہیں، لیکن یاد رہے! کہ بے جا اور حد سے زیادہ غصے کا اظہار بچوں کے دلوں میں نفرت کے بیج بو سکتا ہے۔

5. یہ بھی ذہن نشین رہے کہ بچوں سے بے جا لاڈ پیار آپ کی اولاد سے محبت نہیں بلکہ ان کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ (جہاں ان کو سمجھانے، ان کی تربیت کرنے کی حاجت ہو، وہاں احسن انداز سے فوراً سمجھانے کا سلسلہ ہونا چاہئے)

اولاد کی بہترین تربیت کے مُتَعَلِّق مزید مَدَنی پھول حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسائل **"اولاد کے حقوق** اور **بیٹی کی پرورش"** ہدیۃً حاصل فرما کر ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَحَبَّت کے حوالے سے سُنا کہ

♣ آقا عَلَیْہِ السَّلَام کو اِن دونوں شہزادوں (حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے بے حد پیار تھا اور یہ اُسی پیار اور تربیت کا ایک اظہار تھا کہ دونوں شہزادوں کے نام بھی سرکار عَلَیْہِ السَّلَام نے رکھے تھے۔

♣ حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا عقیقہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود فرمایا تھا، دونوں کی تربیت آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے خود فرمائی۔

♣ حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گُھٹّی آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے دی، حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بچپن آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے گزرا، ان کی تربیت آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے خود فرمائی۔

♣ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَینِ کَرِیمَین، سَیِّدَین، جَلِیلَین، شَہِیدَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَنۡہُمَا کو اپنے مبارک کندھوں پر سوار فرماتے، اَلْغَرَض! ہر ہر کام میں آقا عَلَیْہِ السَّلَام ان کی دلجوئی فرماتے اور ان سے اپنی دائمی مَحَبَّت کا اظہار فرماتے۔

♣ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضراتِ حسنینِ کریمین، جمیع اہلِ بیتِ اَطہار سمیت جملہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن سے نہ صرف خود مَحَبَّت کرنے بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اُن کی مَحَبَّت اور سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطبُوعہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کے حوالے سے چند اَہَم مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلّا چِلّا کر بات کرنے سے حد دَرَجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگُو کی عادت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّ

www.dawateislami.net

وَجَلَّ عُمدَہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چِیت کرتے وَقت پَردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدَن کا میل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گُفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سُنَّت سے ثابِت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جَب بات چِیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظَرف اور اُس کی نَفسیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جَنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اُس شَخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں:

www.dawateislami.net

(1)شب ِجمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2)تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3)رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4)چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(5)قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

www.dawateislami.net

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کو تعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۱۲۵)

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار (1000) دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) گویا شبِ قدْر حاصل کرلی!

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

(یعنی خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۴۱۵)

www.dawateislami.net